ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کلوننگ ٹیکنالوجی پر اسلامی نقطہ نظر: جدید مسلم مفکرین کی کتب کا تنقیدی جائزہ

A Scholarly Perspective on Cloning Technology in Islam: A Critical Study of the Works of Muslim Theologians and Philosophers

Dr. Uzma Saffat
Assistant Professor, Department of Arabic and Islamic Studies, GC University Lahore
Uzmasaffat@yahoo.com
Laraib Mushtaq
Research Scholar, GC University Lahore
Dr Musferah Mehfooz
Tenured Associate Professor, Department of Humanities, COMSATS University Islamabad, Lahore Campus
musferahmehfooz@cuilahore.edu.pk

Abstract

This paper explores the perspectives of Muslim theorists and philosophers on cloning technology, offering a critical analysis of their scholarly works. It delves into the ethical, religious, and philosophical dimensions of cloning as discussed within Islamic discourse. By examining key texts and arguments from various Muslim scholars, the study highlights the diverse viewpoints and the underlying principles guiding these perspectives. To critically analyse the philosophical arguments for and against cloning from Islamic perspectives the work of prominent Islamic theologians like: Dr Abdul Rauf Shakoori, Prof Dr Noor Ahmed Shahtaaz, Dr Shaukat Shokani, Prof Tufail Dhana, Qazi Mujahidul Islam Qasmi, and Naqi Ahmed Nadwi have been selected. The paper also aims to elucidate how contemporary Islamic thought navigates the complexities of modern biotechnological advancements, particularly cloning, and its implications for humanity. This analysis contributes to a deeper understanding of the interplay between science and religion in the context of Islamic ethics and philosophy.

Keywords: *Muslim theorists, cloning technology, Islamic ethics, bioethics, philosophical analysis*

تمہید

موجودہ دور میں کلوننگ ایک ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے طور پر سامنے آرہی ہے جو مختلف میدانوں میں استعمال ہو رہی ہے۔ کلوننگ سے مراد بنیادی طور پر ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی بھی جاندار کی تولید کیلئے غیر جنسی تولید کا سہارا لیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں حیوانی کلوننگ اور نباتاتی کلوننگ پر کام ہو رہا ہے اور اسکے علاوہ طبی میدان میں مختلف بیماریوں کے علاج کیلئے بھی کلوننگ کی مدد حاصل کی جارہی ہے۔ لیکن ڈولی نامی بھیڑ کی تخلیق کے بعد جب انسانی کلوننگ پر بات آئی تو اس نے پوری دنیا میں تحلکہ مچادیا۔ مختلف ممالک میں کانفرسز اور سیمینارز ہوئے اور اس معاملے کا جائزہ لیا گیا کہ کیا انسانی کلوننگ کی جانی چاہیئے؟ اسلامی کانفرسز میں علمائے کرام نے شریعت کی روشنی میں اس مسئلے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے اپنے اپنے فیصلے دیے۔ اس آرٹیکل میں مختلف مسلم محققین کی کلوننگ پر لکھی گئ کتب کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان کتب میں کلوننگ کا تعارف، کلوننگ کا طریقہ کار، اس کے فوائد و نقصانات، کلوننگ کے متعلق مختلف مصنفین کی آرا اور شریعت کی روشنی میں علما کرام یا مختلف اسلامی سیمینارز میں جو فیصلے دیے گئے ان کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

1۔ڈاکٹر عبد الروف شکوری

پروفیسر ڈاکٹر عبد الروف شکوری سیل اور مولیکولر بیالوجی کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپ ۲۳ سال سے پنجاب یونیورسٹی میں بطور استاد اور محقق خدمات انجام دے رہے ہیں اوراب تک ۳۸۰ کے قریب مقالے تحریر کر چکے ہیں۔ انہیں "یونیورسٹی آف میساچیوسٹس کا اعزازی پروفیسر" ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ڈاکٹر شکوری کو "مایاناز قومی پروفیسر" کے خطاب سے نوازا گیا۔

"کلوننگ ایک تعارف" اردو میں کلوننگ پر پہلی تصنیف ہے، جس میں جدید ترین تحقیقات کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں کلوننگ سے متعلق ہر مسئلے کو زیر بحث لانے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کا آغاز عمدہ پیش لفظ سے کیا گیا ہے۔ جس میں کتاب کا تعارف و تاریخ، فوائد و نقصانات، اور آئندہ مضامین کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کے کل ابواب ۱۱ ہیں۔ کتاب میں تکنیکی اصطلاحات کے بغیر عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے۔

شکوری صاحب کے مطابق خلیہ تمام جانداروں کی ساخت اور فعل کی اکائی ہے۔ خلیے انواع واقسام کے عوامل میں مصروف رہتے ہیں۔ کچھ خلیے خون کے اجزا بنانے یا انہیں مختلف حصوں میں لے جانے کے لیے مخصوص ہیں۔ کچھ عمل انہضام، اعصابی نظام، پٹھوں کے نظام اور کچھ ہارمون و خامرے پیدا کرنے میں کام کرتے ہیں۔ ہمارے جسم کے اندر جو بھی عوامل کار فرما ہیں وہ کیمیائی عوامل کے مرہون منت ہیں۔ کیمیائی عوامل خامروں کی مدد سے پایا تکمیل تک پہنچتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے کیمیائی عمل رک جائے یا آہستہ ہو جائے تو خلیے اپنی زندگی کی خاصیت سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ چیز ساختی بے قاعدگیوں یا فعلی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ خامروں کی موجودگی اور مقدار جینیاتی مادہ پر منحصر ہے۔ اس کے بعد خامرہ اور ڈی این اے کی اہمیت مختلف مثالوں سے واضح کی گئی ہے۔ ڈی این اے deoxyribonucleic acid کا مخفف ہے۔ ۱۹۲۸ میں آسٹریا کے ارون چار گاف نے معلوم کر لیا تھا کہ ڈی این اے نیوکلیوٹائیڈ کی ایک زنجیر ہے، جس میں پیورین اور پیریمیڈین کی تعداد برابر ہے۔ "ڈی این اے کی زنجیریں نیوکلیوٹائیڈ سے بنتی ہیں، جو تین اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے: پنج کاربنی شکر، فاسفورس کا تیزاب، اور نامیاتی اساس۔"1 ڈاکٹر عبد الروف نے اس کے بعد نامیاتی اقسام بیان کی ہیں اور ہر چیز کو diagram کے زریعے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ ڈی این اے کی خصوصیات میں شامل ہیں کہ اس کے دھاگے الگ کر کے دوبارہ جوڑے جا سکتے ہیں۔ بیکٹیریا اور وائرس میں ڈی این اے لچھے دار نہیں ہوتا، جبکہ یوکری اوٹ میں ڈی این اے کے ساتھ چند لمحیات ہوتی ہیں جو اسے لچھے دار بنا کر کروموسوم کی اساسی شکل میں محفوظ کر دیتی ہیں۔ ڈی این اے کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے جیسے بے شمار سالمے بناتا ہے اور جینیاتی معلومات دوسرے سالموں میں بھی منتقل کر سکتا ہے۔ آگے جا کر ڈی این اے کی ریپلیکیشن، ٹرانسکرپشن اور یوکیری اوٹ کروموسوم کو بیان کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبد الرؤف شکوری نے جین کلوننگ کے تمام مراحل کو ایک تصویر میں بیان کیا ہے، اس کے بعد کروموسوم کی اہمیت بیان کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے مطابق جانداروں میں خلیوں کی دو اقسام ہوتی ہیں: تولیدی خلیے اور جسمانی خلیے۔ مرکزہ کی ساخت کے اندر دھاگہ نما ساختیں کروموسوم کہلاتی ہیں، جن کی دو اقسام ہیں: جنسی کروموسومز اور آٹوسومز۔ پھر کلوننگ کی لفظی و اصطلاحی تعریف بیان کی ہے، فوٹو کاپی اور آڈیو ٹیپ کے زریعے کلوننگ کا مفہوم سمجھایا ہے، اس کے بعد کلوننگ کی اقسام جین کلوننگ اور حیوانی کلوننگ کا تعارف کرایا گیا ہے۔ جین کلوننگ کو بیان کرنے سے پہلے خلیہ اور کروموسوم کی اہمیت، ڈی این اے کی ساخت کی وضاحت اور اس کے بعد حیاتیاتی سائنس میں انقلابی تبدیلیوں کا ذکر کیا۔ شکوری صاحب نے جین کی تعریف یوں کی ہے: "یہ بلو پرنٹ نیوکلیوٹائیڈ کی خاص ترتیب پر منحصر ہوتا ہے۔ ڈی این اے میں نیوکلیونائیڈز یا نامیاتی اساس کی خاص ترتیب کا وہ حصہ جو کہ ایک مکمل خامرہ یا لحم بنانے کی معلومات رکھتا ہو جین کہلاتا ہے۔"2 اس کتاب کے صفحہ نمبر ۵۴ میں جین کلوننگ کا طریقہ ہے۔ ڈی این

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

اے کے ٹکڑے یا جین کو ایک ویکٹر میں جوڑ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کلوننگ کے لیے ضروری ہتھیاروں کی تفصیل، تمام اجزاء اور اصطلاحات کو واضح کیا گیا ہے۔ جین کلوننگ کے اصول وضوابط بھی بیان کیے گئے ہیں۔ حیوانی کلوننگ کے اصول، طریقہ کار، اور تاریخ میں ہونے والے تجربات کی فہرست درج کی گئی ہے۔ حیوانی کلوننگ میں جس جانور کی کلوننگ کرنا ہو، اس کے خلیے کے مرکزے کو دوسرے جانور کے انڈے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آنت کے خلیے میں مرکزہ میں تمام کروموسوم موجود ہیں جو مکمل جانور بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر شکوری نے نباتاتی کلوننگ کے اصول بیان کیے ہیں جو حیوانی کلوننگ سے ملتے جلتے ہیں۔ نباتاتی کلوننگ میں عام طور پر پلازنڈر استعمال ہوتا ہے۔ پورے پتے کے خلیے الگ کر کے پروٹوپلاسٹ بنائے جاتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں مناسب خوراک ملنے پر یہ تقسیم ہونا شروع ہوتے ہیں اور مختلف خامروں اور ہارمونز کی موجودگی میں جڑ اور تنے بناتے ہیں، جس سے ایک پودا بنتا ہے۔

کلوننگ کے ذریعے بنائی جانے والی ادویات کا تربیتی چارٹ دیا گیا ہے، جو موضوع کی تفصیل کو سمجھنے میں آسانی فراہم کرتا ہے۔ جنیاتی انجینئرنگ میں ڈی این اے یا جنیاتی مادہ کی manipulation یا handling شامل ہے۔ ڈی این اے کے حصے الگ کیے، منتقل کیے، جوڑے، اور تبدیل کیے جاسکتے ہیں۔ یہ جنیاتی مادہ ایک قسم کے خلیے میں منتقل کیا جاسکتا ہے، اور اس عمل میں جو بھی ٹیکنالوجی استعمال ہوتی ہے، وہ جنیاتی انجینئرنگ کا حصہ ہے۔ جنیاتی انجینئرنگ نے بیماریوں کے علاج کے لئے موثر ادویات کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: انسانی انسولین، ہیومن گروتھ ہارمون، فیکٹر، تھائی موسن، ٹیکسول، ہیپاٹائٹس بی ویکسین وغیرہ۔ شکوری صاحب نے ٹرانس جینک جانور کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: "ایسے جانور جن میں کوئی دوسرا جین ڈالا گیا ہو اور اس جین کا اظہار بھی ہو رہا ہو، اس عمل کو ٹرانسفر جینز کہتے ہیں۔" آگے جا کر ٹرانسجینڈر جانور پیدا کرنے کا طریقہ، ویکسین کی تیاری، موروثی بیماریوں کے علاج کے لیے جین تھراپی، اینٹی باڈی کی تیاری اور موروثی بیماریوں کی تشخیص کا ذکر کیا گیا ہے اور ہر موضوع کو باقاعدہ چارٹ بنا کر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف کے نزدیک جنیاتی انجینئرنگ سے زراعت میں درج ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں: زراعت کی پیداوار بڑھانے کے اقدامات اور پیداوار میں کمی سے بچاؤ، پودوں میں نائٹروجن کے استعمال کے ذریعے خوراک کی کمی کو پورا کرنے کی صلاحیت، سیم وتھور زدہ زمین میں پیداوار، وائرس کے حملے کا مقابلہ کرنے والی فصلیں۔ صحت اور زراعت کے بعد صنعت کے ساتھ جینیاتی انجینئرنگ کا تعلق بیان کیا گیا ہے۔ سستے کیمیکلز کی تیاری، مثلاً polyethylene glycol جو بہت سی مصنوعات کا حصہ ہے، تیل کی تلاش، ماحولیاتی آلودگی کی صفائی، سیوریج کے پانی کی صفائی، اور صنعتی فضلات کے لیے جینیاتی انجینئرنگ سے کام لیا جارہا ہے۔

عبد الروف شکوری کے مطابق انسانی کلوننگ کے فوائد یہ ہیں: انسانی کلوننگ کے ذریعے کسی مخصوص خاصیت کے حامل انسان کی کاپی بنائی جاسکتی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی انسانی فلاح وبہبود کے لئے، نہایت طاقتور خوبصورت اور ذہین انسان تخلیق کرنے، اور بچوں میں اچھی خوبیاں یکجا کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔ انسانی کلوننگ کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے شکوری صاحب کا کہنا ہے کہ:"ڈولی کلوننگ کے دوران تقریباً ۲۷۷ سے تجربہ شروع کیا گیا تھا لیکن اگر انسانی کلوننگ کرنا مقصود ہو اور اس کے لیے انسانی خلیوں کے ساتھ کسی لحاظ سے بھی کرنا مناسب نہ ہوگا۔"3 نعمت اللہ نے اپنی کتاب انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت میں فرمایا ہے کہ:"بالغ ڈی این اے کے طریقے میں حاصل کیا گیا سیل اپنی زندگی کا کچھ حصہ گزار چکا ہوتا ہے اس لیے اس سے پہلے والے کلون کی عمر بہت کم ہوگی اور اسطرح انسان خود اپنی عمر کو کم کرنے والا بن جائے گا۔"4 ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب

میں امریکن رسالہ "ٹائم" کے سروے کا جائزہ لیا ہے، جس میں لوگوں سے کلوننگ کے متعلق سوالات کیے گئے۔ کیا آپ کلون بنانا چاہیں گے؟ ہاں: 7%، نہیں: 91%۔ کیا انسانی کلون بنانا اللہ تعالی کی رضا کے خلاف ہے؟ نہیں: 74%

انسانی کلوننگ سے جن خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے وہ یہ ہیں: بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ، نکاح کی نفی، جرائم کے بڑھنے کا اندیشہ، ایک ہی طرح کے مخصوص جاندار ہونے کی وجہ سے دنیا کا توازن درہم برہم ہو جائے گا، کمزور طبیعت کے جاندار کم ہو جائیں گے جبکہ صحت مند خصوصیات والے جاندار اپنی نسل باقی رکھیں گے۔ اسکے بعد ۱۸۵۹ء سے ۲۰۰۳ء تک کے ۵۸ افراد کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے جینیاتی انجینئرنگ میں کام کیا۔ ۱۹۳۳ سے ۱۹۹۶ء تک کے ان کارناموں کا ذکر بھی ہے جس کے بدلے مختلف کتب نگار تحقیق کاروں کو نوبل انعام سے نوازا گیا۔ کتاب کے آخر میں تمام اصطلاحات کی عام الفاظ میں وضاحت دی گئی ہے۔

2. پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز ایک مایہ ناز مصنف مانے جاتے ہیں۔ آپ کو دار الافتا میں بیس سال کا تجربہ حاصل ہے۔ آپ مختلف یونیورسٹیوں اور اداروں میں تقریباً ۲۶ سال تدریسی کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد کے مشیر اور حدود آرڈیننس کمیٹی کا حصہ بھی رہے ہیں۔ مختلف موضوعات پر انہوں نے ٹی وی چینلز، ورکشاپس، اور سیمینارز میں لیکچرز دیے۔ کراچی کی جامع مسجد طیبہ میں گزشتہ بائیس سالوں سے آپ جمعہ کا خطبہ بھی دیتے ہیں۔ آپ کی کتاب "کلوننگ اسلامی شریعت کی روشنی میں" اردو زبان میں کلوننگ پر پہلی کتاب ہے۔ ڈاکٹر شاہتاز نے اس کتاب میں مختلف مصنفین کی آراء پیش کی ہیں اور کہا ہے کہ: "کلوننگ ایک نیا موضوع ہے اور بقول حکیم نعیم الدین زبیری صاحب کے ابھی یہ خواب ہے لیکن اسکی معلومات کی حد تک عوام کی دلچسپی اور مستقبل کے محققین کیلئے بنیاد کے طور پر مدون کیا جا سکتا ہے۔"5 کتاب میں موجود مقالات میں تکرار موجود ہے لیکن یہ ایک حقیقی مطالعہ ہے اس لیے نور احمد شاہتاز نے اس میں حذف و تخفیف کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کتاب کے کل صفحات ۲۷۴ ہیں جو سات ابواب پر مشتمل ہیں۔

نصرت علی کے مطابق کلوننگ کے لغوی معنی "ایک ہی طرح کی چیزیں پیدا کرنا" ہیں اور اصطلاحی معنی "جنسی عمل کے بغیر کسی جاندار کے صرف ایک خلیہ سے اس کی ہو بہو کاپی بنانا" ہے۔ انہوں نے کلوننگ کے مفہوم کو فوٹو کاپی کی مثال دے کر سمجھایا ہے۔ کلوننگ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے نصرت علی نے تاریخ کے سائنسدانوں کی تمام کوششوں کا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر نور احمد نے نصرت علی کے مطالعے کی مدد سے کلوننگ کی چار اقسام بیان کی ہیں: جین کلوننگ، حیوانی کلوننگ، انسانی کلوننگ، نباتاتی کلوننگ۔ نصرت علی نے اپنے مقالے کلوننگ کے تعارف کا اختتام ان عنوانات پر کیا:

انسانی کلوننگ پر اقوام عالم کی آراء، انسانی کلوننگ کے فوائد و نقصانات اور انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت۔

شگفتہ سردار نے کلون کی تعریف یوں کی: "ایسے تمام جاندار جن میں افزائش نسل صرف جنسی طریقے سے ہوتی ہے ان جانداروں کی عام جنسی طریقے سے ہٹ کر غیر جنسی طریقے سے حاصل کردہ نسل کو کلون کہتے ہیں"6 "شکل و صورت اور جینیاتی ترکیب میں بھی کلونز بنانے کے مختلف طریقوں کو کلوننگ کہتے ہیں۔" انہوں نے کلوننگ کے عمل میں کام آنے والی اصلاحات، خلیہ، کروموسوم، ڈی این اے اور جین کے کاموں سے آگاہ کیا۔ آسمانی مذاہب میں کلوننگ کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے اس کا تفصیلی بیان بھی شامل ہے۔ شگفتہ سردار کے مطابق کلوننگ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ اس بات کا جواز حضرت آدم علیہ السلام، بی بی حوا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تخلیق سے لگا سکتے ہیں۔ شگفتہ سردار نے اس تمام حقیقت کے بعد انسانی فطرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "انسان کی محدود عقل جن چیزوں کو نہ سمجھ سکے گی اسے معجزہ کہہ دیں گے اور جب سائنسی ترقی یا انتشار کے نتیجے میں یہ موضوع سمجھ میں آتے

ہیں تو وہ قانون فطرت کے قوانین الہی کی ذیل میں آتے جائیں گے۔"7ڈولی کی پیدائش میں بھیڑ کے ڈی این اے کی پرورش کر کے اس کا کامیاب تجربہ کیا اسی طرح اگر ڈی این اے کو جیتا جاگتا جاندار اور نفس سے بہت کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ڈولی کی پیدائش سے بہت سے سوالات جنم لئے ہیں۔ جن میں قابل ذکر یہ ہیں: کیا انسان بھی کلوننگ کے ذریعے پیدا کیے جائیں گے؟ کیا کلون شدہ انسان کی اہمیت عام انسان کے برابر ہوگی؟ کیا کلون شدہ انسان کی خصوصیات عام انسان جیسی ہوں گی؟ کیا کلون شدہ شخص کی عادات وخیالات اپنے کلون کے مشابہ ہوں گے؟ پھر

کلوننگ کے بارے میں پاکستانی دانشوروں کی رائے کا ذکر کیا گیا ہے: پروفیسر راشد لطیف کے مطابق سائنسی ترقی کے اعتبار سے کلوننگ کے بارے میں حتمی رائے نہیں دے سکتے کہ اسکا انکار یا اقرار بھی قبل از وقت ہے۔ پروفیسر فرخ زمان کے مطابق کلوننگ کے ذریعے ہم شکل انسان بنانے کی بات ہے اتو ابھی انسانوں میں اس نوعیت کی تحقیق شروع نہیں ہوئی۔8 اسکے بعد کلوننگ کے بارے میں دیگر ممالک کا اظہار خیال بیان کیا گیا ہے: پروفیسر عبد المعطی مسلمان عالم دین مصر کی جامعہ الازہر کے پروفیسر ہیں۔ انہوں نے انسانی کلوننگ بنانے کی ٹیکنالوجی کو مسترد کر دیا اور کہا کہ اس کا نقصان اس کے فوائد سے زیادہ ہے۔9 امریکی صدر کلنٹن نے کلوننگ پر سخت نوٹس لیا اور حکومتی فنڈ کی فراہمی بند کرنے کا حکم دیا۔ برطانوی حکومت نے سائنسدانوں کے فنڈز میں کٹوتی کر دی تاکہ اس غیر اخلاقی فعل کو سر انجام نہ دے سکیں۔ اسکے بعد درج ذیل عنوانات پر تفصیلی گفتگو کی گئ ہے: سائنسدانوں کا موقف (اخلاقیات کی رو سے غیر معتبر کام)، کاروبار شروع ہو گیا (اٹلی میں اسے کاروبار کے لیے استعمال کیا)، بے اولاد جوڑوں کے لیے امید کی کرن (بے اولاد لوگ اس سے کلون بچہ حاصل کر سکتے ہیں)، بوسٹن یونیورسٹی (پروفیسر جارج نے نفی کی)، عالمی ادارہ صحت کی رائے (ان کا کہنا ہے کہ انتہا پسندانہ تجربات نہ کیے جائے)، ہم شکل انسان (بہت سی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں ہم شکل انسان سے)، موت کو شکست نہیں دی جا سکتی (ڈاکٹر ولمٹ نے کہا ہے مرنے والے شخص کا کلون بنا کر اسے واپس نہیں لایا جاسکتا جو مر گیا وہ مر گیا)۔ سائنسی ایجادات کے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ نور احمد شاہتاز کا کہنا ہے کہ جہاں حلت و مرمت کے دونوں مواقع ہوں وہاں مرمت ہی کا حکم مناسب ہوتا ہے۔

محمد انوار الرسول مرتضائی صاحب نے قرآن وحدیث کی روشنی میں کلوننگ کی حیثیت پر بات کی ہے۔ انوار الرسول مرتضائی نے کلوننگ پر عالمی دنیا کا کردار بیان کیا ہے مثلاً: امریکہ میں انسانی کلوننگ پر پابندی، سائنسدانوں، مذہبی رہنماؤں نے امریکی صدر پر اس پابندی کیلئے زور ڈالا، تحقیقی اداروں کو فنڈز کی فراہمی بند۔ انوار الرسول نے کلوننگ کے عمل کو دو طریقوں سے بیان کیا گیا ہے: ٹیکنالوجی سے اور حیاتیاتی سائنس سے۔ انوار الرسول کا کہنا ہے کہ انسانی تخلیق خالصتا اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اگر اس تخلیق میں انسان اپنا ہاتھ ڈالے تو یقینا یہ فطرت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور قدرت کے کاموں میں مداخلت کے مترادف ہے۔ اگر ایک مرتبہ انسان اس میں کامیاب ہو گیا تو اس کو روکنا نہایت کٹھن بلکہ ایک طرح سے ناممکن ہو جائے گا اور یوں نہ تو انسان کا کوئی نسب ہوگا نہ ہی کسی رشتے کا تقدس باقی رہے گا۔ نہ احساسات، محبت، الفت، مروت، اخوت جیسی چیزوں کے نام تک باقی نہ رہے گے۔10 انوار الرسول کی نظر میں کلوننگ کے درج ذیل فوائد ہیں: جانوروں کی ایسی نسل تیار کی جائے گی جن کے دودھ اور گوشت میں ایسے اجزاء شامل کیے جاسکیں گے جو انسانی بیماریوں کے علاج میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، وقت سے پہلے پیدا ہونے والے بچوں کے لیے خوراک، انسانی جسم میں اعضاء کی پیوند کاری، اور میڈیکل اور سرجری کے شعبے میں انقلاب ممکن ہو سکتا ہے، کلونگ کے ذریعے سائنس دان کا ہم شکل بنایا جا سکے گا، جب جین سے ہم شکل تیار ہوگا تو اس جین کا باقاعدہ ایک بینک تیار کیا جاسکے گا جہاں ذہین ترین افراد کے جین اور تولیدی مادے مخصوص درجہ حرارت میں محفوظ ہونگے اور پھر جب بھی ضرورت پیش آئے گی اس جین سے مکمل انسان تیار کیا جاسکے گا۔11 مرتضائی نے کلوننگ کے متعلق علماء کو چار طبقات میں تقسیم کیا ہے: جہاد پر زور دینے والا طبقہ، اسلام کو سختی سے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

نافذ کرنے والا طبقہ، محتاط طبقہ جو ہر مسئلے پر تحقیق کرتا ہے، اسلام کو فیشن کی حد تک اپنانے والا طبقہ۔ انوارالرسول مرتضائی نے مختلف عنوانات پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ اسلام میں کلوننگ ناجائز ہے اور اسکی درج ذیل وجوہات پیش کیں: قرآن مجید میں تخلیق کے طریقے کو سائنس ابھی تک مکمل طور پر نہیں سمجھ سکی ہے اور نہ ہی اس کی نقل کر سکتی ہے، سائنسدان سیل کو تولیدی عمل کی ابتدا قرار دیتے ہیں جبکہ قرآن مٹی کو تخلیق کی بنیادی اکائی مانتا ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ خلیہ سے انسانی تخلیق وجود میں آسکتی ہے تو یہ بات حقیقی ظاہر ہے کہ وہ خلیہ بھی اللہ ہی کی تخلیق ہے۔ قرآن میں حضرت آدم، اماں حوا اور حضرت عیسی کی پیدائش بغیر جنسی میلاپ کے بیان کی گئی ہے جو کہ اللہ ہی کا معجزہ ہے۔ اس کے بعد انوالرسول نے انسان کی عملی کلوننگ خلافت حکمت، کلوننگ اور اسلام میں نسب کی اہمیت، اسلام کا نظام ستر و حجاب کے عنوانات پر بات کی ہے۔ ان عنوانات کے زیر نظر اس بات کی وضاحت کرنا چاہی ہے کہ اسلام کے نزدیک کلوننگ کا عمل قطعاً جائز نہیں۔

ڈاکٹر نوراحمد شاہتاز نے مولانا محمد شہاب الدین ندوی کے مقابلے میں حیات ثانی کے عقیدے پر کلوننگ کی شہادت کے مندرجہ ذیل عنوانات نقل کیے ہیں: وقوع قیامت ایک اٹل صداقت، اب انسان کی کاشت کی جائے گی، دنیا حیات کا ایک بنیادی نظام، خدائی تخلیق کی نقل، حدیث شریف کا ایک انکشاف، زندگی کے بعد الموت کا ایک نظارہ، مردے نیند کی حالت میں، خدائی اور انسانی تخلیق، قرآن ایک چیلنج، خدائی تخلیق کو بگاڑنا ایک شیطانی عمل، کلوننگ اخلاقی و معاشرتی پہلو، مادی فلفسوں کا خاتمہ، ایک لمحہ فکریہ ہے۔12 ان تمام عنوانات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ مولانا صاحب نے کلوننگ کے اس مسئلہ کو دنیا اور آخرت کی حقیقت کے ساتھ ناپا ہے۔ مولانا صاحب کے مطابق کلوننگ سے انسان کا ہم شکل تیار ہونا قیامت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔ شہاب الدین ندوی صاحب اس حدیث شریف کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے اعضاء مٹی میں مل کر ختم ہو جاتے ہیں سوائے (دمچی) کے (دم کے سرے پر پائی جانے والی ایک ہڈی کے) جس کے ذریعے دوبارہ تخلیق عمل میں آئے گی۔"13 اس سے ظاہر ہوا کہ کلوننگ کا عمل جو ایک خلیے سے وجود میں آتا ہے درست ہے اور آخرت میں سب اسی طرح زندہ کئے جائیں گے۔ مولانا کے مطابق سائنسدانوں نے خدائی تخلیق کی نقل کی ہے لیکن یہ برابر نہیں ہوسکتی۔ آپ کا کہنا ہے کہ ان کی اس تخلیق کو ہدایت کلی قات کو بگاڑنے کا عمل بھی کہا جاسکتا ہے جس کا انکشاف اللہ تعالی نے پہلے ہی اپنی کتاب قرآن میں کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا:

”میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی حرکت کو بدل کر رہیں گے۔“14 کلوننگ سے اخلاقی و معاشرتی بگاڑ پیدا ہوگا اور انسان اشرف المخلوقات کے درجے سے گرے گا۔ مولانا کلوننگ کو ذلیل مقاصد کے لئے استعمال ہونے کی نوید سناتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”کلوننگ کے ذریعے گندے اور ذلیل مقاصد کی بجاآوری کے لئے انسانوں کو بھی تختہ مشق بنا کر اخلاقیات کی ساری حدود سے تجاوز کرنا چاہتے ہیں۔"

شاہنواز فاروقی نے کلوننگ کے بارے میں اپنے مقالہ کا آغاز ان الفاظ میں کیا ہے: ”کسی زمانے میں مغرب ایک جغرافیہ کا نام تھا اب ایک ذہنیت کا نام ہے۔“ فاروقی صاحب نے کلوننگ کو مغرب کا کیا کرایا قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک مغرب نے اللہ کا انکار کیا اور جعلی انسان پرستی میں پڑ گیا، جو اب ختم ہو رہی ہے۔ اسی طرح یہ عمل بھی اب وہاں اپنے آخری مراحل میں ہیں کہ وہ قوم جو خدا کو رد کرتی تھی اب انسان کو بھی تیزی سے رد کر رہی ہے۔ شاہنواز نے کہا کہ مغرب کی سائنس پہلے ہی اخلاقیات سے بے نیاز تھی، اب سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں آکر اور بھی بگڑ چکی ہے۔ ڈاکٹر نوراحمد شاہتاز نے فاروقی صاحب کے مقالے کا اختتام ان الفاظ میں کیا: ”ممکن ہے مغربی ملکوں کی حکومتیں کلوننگ کو حد میں رکھنے کی کوشش کریں، لیکن کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی۔“15

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

نوراحمد شاہتاز نے مفتی ذاکر حسن نعمانی کے مقالے کا آغاز کلوننگ اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں فرق سے کیا ہے۔ مفتی صاحب کے مطابق ہر چیز کا خالق اللہ ہے۔ سائنسدان صرف اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں سے تجربے کرتے ہیں۔ کلوننگ کو انسان کی تخلیق کہنا غلط ہے، کیونکہ اصل خالق اللہ تعالی ہے۔ مفتی صاحب نے کلوننگ کے گناہ کی مثال چوری سے دی ہے۔ جیسے چوری کے کچھ فوائد ہوسکتے ہیں مگر وہ گناہ ہی رہے گی، اسی طرح کلوننگ کے فوائد کے باوجود اسے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر کلوننگ کا تجربہ انسانوں پر ہونے لگا تو وہ ماں باپ میں سے کسی ایک کی محبت سے محروم رہے گا۔ کلوننگ میں بچہ ہو بہو اپنے کلون کی کاپی ہوتا ہے جس سے انسانوں کی پہچان مشکل ہو جائے گی۔ "کلوننگ طبی دنیا میں کوئی انقلاب نہیں بلکہ انسان کو تختہ مشق بنا کر انسانیت کی تضحیک اور توہین ہے۔ اس کی مخالفت ہر مسلمان کا فرض ہے۔"16

نوراحمد شاہتاز نے ڈاکٹر عبدالرؤف شکوری کا مقالہ ان کی کتاب "کلوننگ ایک تعارف" سے لیا ہے۔ عبدالرؤف شکوری نے کلوننگ کو تفصیلی بیان کر کے فوائد اور نقصانات سے آگاہ کیا ہے۔ شکوری صاحب کے مطابق کلوننگ کے درج ذیل فوائد ہیں: انسانی لمحیات کسی بھی جاندار میں پیدا کی جاسکتی ہے، ہو بہو انسان کی کاپیاں بنائی جاسکتی ہیں، والدین ہمیشہ کیلئے بچوں کو لازوال بنا سکیں گے، محروم والدین جو اولاد کی خواہش لیے مر جاتے ہیں اب انہیں اولاد کی نعمت میسر آسکے گی شکوری صاحب کے نزدیک کلوننگ کے درج ذیل نقصانات ہیں: جیسے سات سو انڈوں میں صرف ایک انڈے سے ڈولی نامی بھیڑ کی کلوننگ کامیاب ہوئی۔ یعنی کامیابی کی شرح نہایت کم ہے۔ اس طرح اگر انسانوں پر یہ تجربہ کیا گیا تو کتنا نقصان ہو سکتا ہے بخوبی ظاہر ہے، بیمار انسانوں کی کلوننگ کی وجہ سے بیماریوں میں اضافے کا خدشہ ہے، آبادی میں اضافے کا خدشہ ہے، نکاح کی نفی ہو جائے گی، توازن بگڑ جائے گا۔ ایک ہی طرح کے مخصوص قسم کے انسان پیدا کیے جاسکیں گے جس سے توازن بگڑ جائے گا، جرائم بڑھنے کا اندیشہ ہے۔17 ڈاکٹر نوراحمد شاہتاز نے کلوننگ کے متعلق مختلف سوالات کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے مختلف علماء کی آراء کا ذکر کیا ہے: ڈاکٹر نصر فرید واصل (مفتی اعظم مصر) کے مطابق کلوننگ انسانیت کی تباہی ہے، ڈاکٹر سید رزاق (ازہری اسکالر) نے کہا کہ کلوننگ انسانیت کیلئے سم قاتل ہے، ڈاکٹر سعد ظلام نے کہا کہ کلوننگ انسانیت کی تذلیل ہے، شیخ محمد البری کے مطابق کلوننگ فطرت کو تبدیل کرنے کی کوشش ہے، ڈاکٹر محمد زغلول النجار کہتے ہیں کہ کلوننگ ایمان کی پختگی کا ذریعہ ہو سکتی ہے، مگر غلط استعمال تباہی کا سبب ہے، ڈاکٹر یوسف القرضاوی کے مطابق کلوننگ ازدواجی نظام کی تباہی ہے۔ تمام اسکالرز کی آرا جاننے کے بعد نور احمد شاہتاز نے مختلف یونیورسٹی میں ہونے والے سیمینارز کا جائزہ لیا ہے جن میں اس ٹیکنالوجی کے متعلق فیصلے جاری کئے گئے۔ تمام علماء اور سیمینارز میں ہونے والے فیصلوں کے مطابق کلوننگ ناجائز اور انسانی قدروں کی پامالی ہے۔ صرف ڈاکٹر طاہر القادری نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

3. ڈاکٹر محمد شوکت شوکانی

آج کے مغرب زدہ معاشرے میں اسلام کو صرف چند عبادات اور رسم و رواج کا دین سمجھ لیا گیا ہے اور جدید میڈیکل سائنس کے بارے میں اسلام کی خاموشی ظاہر کی ہے۔ حالانکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ڈاکٹر شوکت شوکانی کی کتاب "اسلام اور جدید میڈیکل سائنس" میں جدید میڈیکل سائنس کے موضوعات کو اسلامی روح سے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً: انتقال خون، جنسی تبدیلی، ٹیسٹ ٹیوب بے بی، انتقال اعضاء، خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ آپ کا اپنی اس کتاب کے بارے میں خود لکھنا ہے کہ "میں نے اس کتابچہ میں پہلے تو زیر بحث مسئلے کی طبی صورتحال کی وضاحت کی ہے اور پھر بعد میں صحیح اسلام نے فکر پیش کی ہے تاکہ شرح صدر کے ساتھ کسی بھی نئے مسئلے کے متعلق سوچا جاسکے اور کسی مسئلے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کی تہ تک پہنچا جاسکے"18 شوکت شوکانی کی یہ کتاب "مکتبہ دانیال" کی جانب سے شائع کی گئی ہے آپ کی کتاب کے کل صفحات ۱۳۴ ہیں جنکو گیارہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چونکہ ہمارا زیر تبصرہ موضوع صرف کلوننگ ہے اس لیے یہاں شوکت شوکانی کی اس کتاب کے باب نمبر ۳ کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ شوکانی صاحب نے سورہ نسا کی آیت ا بیان کی ہے جس میں انسانوں کو نفس واحد سے پیدا کرنے کا اعلان کیا اور باور کرایا کہ وہی ہے جس نے سب کے جوڑے بنائے اور ان جوڑوں سے کئی مرد و عورت پیدا کئے۔ شوکت صاحب کے مطابق کلوننگ کی لغوی تعریف یہ ہے: "کلوننگ انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ہو بہو۔"19 اس کے بعد کلوننگ کی تاریخ کے ابتدائی اقدامات، کروموسومز کیا ہوتے ہیں، جینز کسے کہتے ہیں سے آگاہ کیا ہے۔ شوکانی صاحب کے مطابق جینز کی خصوصیات یہ ہیں: "جینز ایسا موروثی مادہ ہے جو والدین کی خصوصیات مثلاً جلد، آنکھوں، بالوں وغیرہ کی رنگت شکل و صورت اور اوصاف کو بچے میں منتقل کرتا ہے۔"20 تولید کی دو اقسام ہیں: جنسی اور غیر جنسی تولید۔ کلوننگ غیر جنسی تولید کے تحت آتی ہے۔ ڈولی کی مثال سے کلوننگ کے عمل کو سمجھایا گیا ہے:

بھیڑ الف: وہ ۶ سالہ بھیڑ جس کے پستانہ سے کئی خلیے الگ کیے گئے تھے۔

بھیڑ ب: اس بھیڑ سے بیضہ نکال کر اس کے مرکزہ سے جدا کر دیا گیا تھا۔

بھیڑ ج: بھیڑ الف کا خلیہ بھیڑ ب کا بیضہ بھیڑ ج کے رحم میں ڈالا گیا جس سے ڈولی کی پیدائش ہوئی۔

شوکانی صاحب کے مطابق کلوننگ کے درج ذیل فوائد ہیں: بہت سی ادویات تیار کی جاسکتی ہیں، جانوروں کے لیے لمحیات میں ذائقہ پیدا کیا جا سکتا ہے، مختلف بیماریوں کی ویکسین تیار کی جاتی ہے، موروثی بیماروں کے لیے جین تھراپی بھی کلوننگ کی مرہون منت ہے، بے اولاد لوگوں کو اولاد نصیب ہو سکتی ہے، نر اور مادہ اپنی مرضی سے پیدا کرنے میں مدد لی جاسکتی ہے۔ شوکانی صاحب کے مطابق کلوننگ کے درج ذیل نقصانات ہیں: اس کے لیے بہت زیادہ بیضوں کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ انسانی بیضہ ضائع نہیں کیا جا سکتا، جن کی کلوننگ کی جائے ان کے اوصاف کی ضمانت نہیں دی جاسکتی، بڑی عمر کے لوگوں یا جانوروں کے کلونز کی زیادہ عمر کی توقع نہیں کی جاسکتی، آبادی میں اضافہ ہو گا، کلوننگ سے پیدا ہونے والے بچے احساس محرومی کا شکار ہوں گے۔

اسلام میں جو طریقہ تولید بیان کیا گیا ہے اسلام اس کے علاوہ کسی طریقہ تولید کو نہیں مانتا۔ اسلام میں کسی بھی ایسی چیز کی اجازت نہیں ے جسکا نقصان اس کے فوائد سے زیادہ ہو۔ کسی بشر کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ کی تخلیق میں دخل اندازی کرے۔

4. پروفیسر طفیل ڈھانہ

طفیل ڈھانہ صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے زولوجی میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے اپنی کتاب "بگ بینگ سے کلوننگ تک" میں سائنس پر جنرل نالج کے حوالے سے لکھے کالموں کو مضامین کی شکل میں شائع کیا ہے۔ آپ کا اپنی کتاب کے بارے میں کہنا ہے کہ: "میں نے اپنے کالموں میں سے صرف بارہ کالم منتخب کیے اور ان پر مزید کام کیا۔ تاکہ موضوع سے متعلق ممکن حد تک کافی معلومات شامل ہوں۔"21 آپ نے اپنی کتاب میں جو مضامین شامل کیے ہیں ان میں معلومات سے زیادہ اہمیت تصورات (concepts) کو حاصل ہے۔ آپکی کتاب میں مجموعی طور پر ارتقا کا نظریہ حاوی ہے۔ طفیل ڈھانہ صاحب کی یہ کتاب "فکشن ہاوس" کی جانب سے شائع کی گئی ہے۔ آپ کی کتاب کے کل ۱۸۸ صفحات ہیں۔ جنکو ۱۴ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چونکہ ہمارا زیر تبصرہ موضوع صرف کلوننگ ہے اس لیے یہاں طفیل ڈھانہ صاحب کی اس کتاب کے باب نمبر ۱۳ کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

طفیل ڈھانہ صاحب نے کلوننگ سے متعلق سوالات بیان کیے ہیں مثلا: کلوننگ کلون کلچر اور کلوننگ ٹیکنالوجی سے کیا مراد ہے؟ کیا انسان کلون کلچر میں داخل ہونے والا ہے اور کلوننگ ٹیکنالوجی میں ہونے والی پیش رفت انسان اور انسانی رویوں کو تبدیل کر دے گی؟ کلوننگ انسانی سماج اور معیشت کو کس طرح متاثر کر سکتی ہے؟ معاشی وسیاسی اصول وضوابط اور سماجی اقدار پر کلوننگ کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ اس کے بعد کلوننگ کے اثرات پر بات کی گئ ہے کہ یہ سائنسی دریافت سماج اور انسان دونوں کو متاثر کرے گی اور ارتقا کے نئے مرحلے میں لے جائے گی۔ فروری ۱۹۹۷ میں سکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر آئن ولمٹ نے روزلین انسٹیٹیوٹ میں ڈولی نامی بھیڑ کو کلون کیا جو ممالیہ جانوروں میں کامیاب کلوننگ کا نتیجہ تھی ماہرین نے دعوی کیا کہ ڈولی کی پیدائش میں حاصل ہونے والی معلومات کو انسانی کلوننگ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کلوننگ کا تصور سائنسدانوں کے نزدیک کوئی نئی بات نہیں ہے۔ فطرت میں کئی اقسام کے پودے اور جانور ہیں جن میں تولید کا غیر جنسی طریقہ کار عمل پزیر ہے۔ طفیل ڈھانہ صاحب نے کلوننگ کی تعریف یوں کی ہے: "پودے اور جانور جن میں تولید کا انحصار جنسی طریقہ کار پر ہے غیر جنسی عمل تولید کی صلاحیت سے محروم ہو چکے ہیں۔ ان میں غیر جنسی تولید کے عمل کو جاری وفعال کرنا کلوننگ کہلاتا ہے۔"22 لہذا کلوننگ سے پیدا ہونے والی نسل کلون نسل کہلائے گی اور کلون نسل میں تمام جاندار مکمل طور پر ایک جیسے ہوں گے۔ ڈولی اپنی ماں کی کاربن کاپی تھی۔ ماہرین کا دعوی ہے کہ کلوننگ کی مدد سے پودوں اور جانوروں کی وہ نسلیں بھی زندہ کی جاسکتی ہیں جو ماحول کے جبر کے نتیجہ میں ناپید ہو چکی ہیں۔23

ترقی یافتہ دنیا کے حکمران طبقے ٹیکنالوجی کے معاشی استعمال پر تو بہت خوش ہیں۔ البتہ یہاں انسانی کلوننگ پر نکتہ اعتراض اٹھایا گیا ہے اور ترقی یافتہ دنیا کے سرمایہ دار بھی انسانی کلوننگ پر پابندی کیلئے مذہبی حلقوں کے موقف کی حمایت کر رہے ہیں۔ مصنف نے انسانی کلوننگ کے مخالفین کے درج ذیل خدشات بیان کیے ہیں: مذہبی وسماجی اقدار پر اثرات، خاندانی نظام کا ٹوٹنا، تہذیب وثقافت کی تبدیلی، مسائل و جرائم میں اضافہ۔ امریکی حکومت نے انسانی کلوننگ پر تحقیق کیلئے فنڈز مختص کرنے سے انکار کیا ہے۔ لیکن ماہرین کا دعویٰ ہے کہ اکیسویں صدی کے ابتدائی عشروں میں انسانی کلون تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کر لی جائے گی۔ پرنسٹن یونیورسٹی (امریکہ) میں مالیکیولر بیالوجی کے پروفیسر لی۔ ایم۔ سلور کی کتاب "جنت کی تعمیر نو" خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس کتاب میں پروفیسر لی سلور نے موقف اختیار کیا ہے کہ کلوننگ ٹیکنالوجی کی بنیاد پر استوار ہونے والی کلون تہذیب ایک ایسا سماج تخلیق کرے گی جس میں انسان کو وہ تمام سہولتیں حاصل ہو سکتی ہیں جن کا تصور صرف جنت میں کیا جاسکتا ہے۔ یوں پروفیسر صاحب کلوننگ کے ذریعے اس دنیا کو ہی جنت میں تبدیل کرنے کی بات کرتے ہیں۔

مصنف کے مطابق کلوننگ کے درج ذیل فوائد ہیں: کلوننگ کی مدد سے لاعلاج بیماریوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے، جنٹیک کوڈ میں خرابیوں کے باعث ظاہر ہونے والی بیماریوں کا علاج دریافت کر لیا جائے گا، شوگر کینسر بھانچ پن گنجا پن اور دیگر موروثی بیماریوں کے جنیز تلاش کر کے ان میں پائی جانے والی خرابی دور کرنے سے ایسی بیماریوں کا علاج ممکن ہو سکتا ہے، بڑھاپے پر کنٹرول حاصل کیا جاسکے گا، پیدا ہونے والے بچے کے جنین میں بہتر جنیز شامل کرنا ممکن ہو جائے گا، بچوں کی پیدائش کے لئے مرد اور عورت میں جنسی تعلق کی ناگزیریت نہیں رہے گی، کلون تہذیب میں مردوں اور عورتوں کی شرح تناسب پر کنٹرول حاصل کیا جاسکتا ہے، کلون تہذیب کے حامل انسانی معاشرے میں جنسی بے راہروی ختم ہو جائے گی کیونکہ بچوں کی غیر جنسی پیدائش کے کلچر میں جنسی تعلق کی رغبت ماند پڑ جائے گی، کلون کلچر میں انسانی آبادی کی صحت اور خوبصورتی میں اضافہ ہو گا، کلون تہذیب میں انسان کے لئے موت کا تصور تبدیل ہو جائیگا اس لئے معاشی، سماجی، معاشرتی اور سیاسی نظام بھی نئے سانچے میں ڈھل جائے گا۔ طفیل ڈھانہ صاحب لکھتے ہیں کہ خاندان کی تشکیل سے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

لے کر ریاستی نظام اور معاشی اصول وضوابط اور سماجی اقدار کی تخلیق حیاتیاتی ارتقا کی بنیاد پر ہی استوار دکھائی دیتی ہیں۔ کلوننگ حیاتیاتی ارتقا کی نئ شکل ہے جو انسانی کوشش سے عمل پذیر ہونے والی ہے۔24 لہذا ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ سائنس کی یہ اقلیم نئ تہذیب کا پیش خیمہ ہے جسے کلون کلچر یا کلون تہذیب کا نام دیا جا سکتا ہے۔

5۔ قاضی مجاہد الاسلام قاسمی

اس کتاب کے مصنف "مجاہد الاسلام قاسمی" ایک ہندوستانی دیوبندی عالم دین، مفکر، مصنف اور فقیہ تھے۔ اسلامک فقہ اکیڈمی، دار العلوم اسلامیہ پٹنہ کے بانی اور سکریٹری جنرل و مجمع الفقہ الاسلامی جدہ میں ہندوستان کے واحد رکن، آل انڈیا ملی کونسل کے بانی اور امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ کے قاضی القضاۃ اور نائب امیر شریعت بھی تھے۔ مجاہد الاسلام صاحب نے اپنی کتاب "جدید سائنسی ٹیکنک۔ کلوننگ" میں کلوننگ سے متعلق ان مقالات اور تحریروں کو یکجا کیا ہے جو اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا نے دسویں سمینار میں پیش کیں، ساتھ ہی مراکش سمینار اور اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کے فیصلوں کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا ہے، سمینار میں بعض ماہرین نے کلوننگ کے تعارف پر مفصل تقریریں کی تھیں، انہیں بھی شامل کیا ہے۔ کلوننگ کے موضوع پر اس کتابچہ میں مسئلہ کا تعارف بھی ہے اور شرعی نقطہ نظر سے جائزہ بھی اور علماء کرام کے اجتماعی فیصلے بھی شامل ہیں۔ ان تمام اکیڈمیز اور علماء نے اپنے فیصلوں میں قرآنی آیات سے بھی دلائل پیش کیے ہیں۔ مجاہد الاسلام صاحب کی یہ کتاب "اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا" کی طرف سے شائع ہوئ۔ آپکی اس کتاب کے کل ۸۰ صفحات ہیں جنکو ۱۳ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

قاضی مجاہد الاسلام کہتے ہیں کہ کلوننگ اس وقت ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے اور بین الاقوامی سطح پر اس پر بحث ہو رہی ہے۔ کلوننگ سے کئی سماجی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور انسانی اقدار پر سوالات اٹھ سکتے ہیں۔ میڈیا نے کلوننگ کو اس طرح پیش کیا ہے جیسے تخلیق انسانی کا اختیار حضرت انسان نے حاصل کر لیا ہے، اسطرح وہ اعتقاد جسکے مطابق ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ قدرت خلق صرف اللہ کے پاس ہے خلق میں شرکت اور صفت خلق میں شرک کا گمان پیدا ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے

ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلْخَٰلِقُونَ 25

قاسمی صاحب کا کہنا ہے کہ سائنس موجد نہیں بلکہ کاشف ہے۔ سائنس کسی شے کو وجود نہیں بخشتی بلکہ اس شے کے وجود کا راز جان کر اس سے پردہ اٹھا دیتی ہے۔ علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب میں کیمیا پر بحث کرتے ہوئے سوال اٹھایا تھا کہ کیا رحم مادر کے باہر بھی کسی کا وجود ممکن ہے۔ انہوں نے یہ امکان تسلیم کیا کہ اگر وہ مخصوص ماحول فراہم کیا جائے جو رحم مادر کا ہے تو تخلیق ممکن ہے۔ جسکے نتیجے میں Test tube baby اور پھر آگے ترقی کر کے ہم کلوننگ تک پہنچے۔ "کلوننگ کو عربی میں 'استنساخ' کہا جاتا ہے، آپ اسکو Photocopy کہہ سکتے ہیں، ایک نام قلم کا پی کا دیا گیا ہے۔ "26 درختوں میں ایک شاخ جوڑ کر نئ تخلیق کی جاتی ہے، اور جڑواں بچے بھی کلوننگ کے قریب ہیں۔ کلوننگ کے ذریعے ایک انسان کے ٹکڑے سے نیا انسان بنایا جا سکتا ہے، جیسا کہ 'ڈولی' بھیڑ کے ساتھ کیا گیا۔ کلوننگ کے اثرات میں اخلاقی سوالات شامل ہیں، جیسے نئے پیدا ہونے والے آدمی کا نسب کیا ہو گا۔ وہ کس کا بیٹا ہو گا۔ یہی وہ مسئلہ ہے جس پر امریکہ بھی متفق ہے اور ہم بھی کہ ہیومن کلوننگ کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ تاہم، جینیاتی انجینئرنگ کے ذریعے مہلک

بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ لہٰذا اس علم کا استعمال انسانوں کو بیماریوں سے نجات دلانے کیلئے بھی کیا جا سکتا ہے اور پورے انسانی معاشرے میں تباہی پیدا کرنے کیلئے بھی کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر اسلم پرویز کہتے ہیں کہ ہر جاندار کا جسم چھوٹے چھوٹے خلیوں (Cells) سے بنا ہوتا ہے، یہ بڑھتے اور تقسیم ہو کر جسم کو بڑا کرتے ہیں۔ خلیے جسم کی بنیادی اکائی ہیں۔ یہاں سیل کی ساخت پر بات کی گئ ہے اور اسے تصویر سے واضح کیا گیا ہے پھر سیل کی تقسیم پر بات کی گئ ہے۔ کلوننگ میں جسم کے کسی خلیے سے نیکلیس نکال کر خالی بیضے میں ڈال دیا جاتا ہے، اور برقی رو سے ان کو ملایا جاتا ہے۔ اس عمل سے تقسیم شروع ہو جاتی ہے اور جنین بنتا ہے۔ پھر جس طرح سائنسدان کرتے آئے ہیں جنین کو دوسری بھیڑ کے رحم میں رکھا گیا جس سے ڈولی نامی بھیڑ پیدا ہوئی۔ اس تکنیک میں افادیت یہ نظر آتی ہی کہ اس سے موروثی بیماریوں والے جوڑوں کو اولاد کی نعمت مل سکتی ہے۔ جہاں ڈولی کی پیدائش ہوئی تھی وہیں پر کچھ عرصہ بعد چار جڑواں بھیڑیں تیار کی گئیں، لیکن جب یہ بڑی ہوئیں تو باوجود جڑواں ہونے کے نہ صرف انکی ظاہری بناوٹ الگ تھی بلکہ انکے مزاج بھی مختلف تھے۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ "اگر انسان اپنے جسم کے کچھ سیل لے کر ان سے اپنا ہم شکل کلون بنوا بھی لے تو وہ نیا انسان اس سے مختلف ہو گا۔"27

محمد فہیم اختر ندوی کہتے ہیں کہ فروری 1997ء میں اسکاٹ لینڈ کے سائنسدان نے "ڈولی" نامی بھیڑ کی پیدائش کا اعلان کیا۔ ایک چھ سالہ مادہ بھیڑ کے خلیہ کو دوسری مادہ بھیڑ کے جنسی انڈے میں بارآور کر کے اور اسے تیسری بھیڑ کے رحم میں ڈال کر پیدا کیا گیا۔ اس عمل نے جنسی تعلق اور نر جنس کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ کلوننگ کی تکنیک میں مختلف طریقے شامل ہیں: پہلے طریقے میں مادہ منویہ اور انڈے کے بارآور ہونے کے بعد، انڈے کی دیوار کو دوبارہ جوڑ کر تقسیم شدہ خلیات سے مشابہ جنین تیار کیا جاتا ہے۔ دوسرے طریقے میں مادہ کے انڈے سے نیوکلیس نکال کر جسم کے کسی خلیے کا نیوکلیس داخل کیا جاتا ہے، جیسے ڈولی نامی بھیڑ کی پیدائش میں ہوا۔ تیسرے طریقے میں "استنساخ جینی" (Gene Cloning) ہے جس میں کسی جین کو ہٹا کر دوسرے جین سے تبدیل کیا جاتا ہے، جس سے امراض کا علاج ممکن ہوتا ہے۔ اس سے کینسر کی تشخیص اور علاج میں کامیابی مل سکتی ہے۔ ڈاکٹر ایان ولمٹ کی ایجاد نے دنیا میں ہلچل مچا دی۔ 278 تجربات میں سے صرف 29 کامیاب ہوئے اور صرف ایک بھیڑ "ڈولی" پیدا ہوئی۔ یہ سوالات اٹھے کہ کیا ڈولی اپنی طبعی عمر تک زندہ رہے گی؟ کیا اس کی زندگی چھ سال کم ہو گی؟ کیا یہ بھیڑ بچے جن سکے گی؟ کلوننگ کے عمل میں مؤنث کا انڈا اور 46 کروموزوم کی موجودگی لازمی ہے۔ بارآوری کے بعد حمل میں ڈالنا ضروری ہے۔ جہاں مکمل طبعی طریقے سے مدت پوری ہونے کے بعد ولادت ہو گی۔ یہاں اگر غور کیا جائے تو تخلیق کا جو طریقہ اللہ نے جاری فرمایا ہے، وہی طریقہ اب بھی درکار ہے۔

اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ28

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ۫ 29

اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوۡا کَخَلۡقِہٖ فَتَشَابَہَ الۡخَلۡقُ عَلَیۡہِمۡ ؕ- قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ30

قرآن کے اس اعلان کی صد فیصد صداقت اب بھی قائم ہے۔ کلوننگ خلق میں شامل نہیں۔ کلوننگ کے گرد مختلف نوعیتوں کے سوالات گردش کر رہے ہیں۔ کلوننگ کے منفی اثرات مکمل نمایاں ہیں جیسا کہ: کلوننگ کے ذریعے پیدا ہونے والا بچہ شخصی پہچان سے محروم ہو گا، قانونی مشکلات پیدا ہوں گی، بیشتر پیدائشیں نقص دار ہوں گی، رشتہ و خاندان کا نظام ٹوٹ جائے گا، پیدا ہونے والا بچہ والدین اور انکی شفقت سے محروم ہو گا اور مستقل نفسیاتی مشکلات سے دوچار رہے گا، بڑے بڑے مجرمین اپنے جیسے جرائم پیشہ افراد تیار کرا کر دنیا میں تہلکہ مچا دیں گے، ظالم حکمرانوں کی موت سے انسانیت کو نجات ملنے کی

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

صورت ختم ہو جائے گی۔ کلوننگ کو اگر شرعی نظر سے دیکھا جائے تو مرد و عورت کے ازدواجی تعلق کے اندر کسی بھی تیسرے فریق کی شمولیت کی ہر صورت حرام ہے، کلوننگ دین کے اصولوں سے متعارض ہے، ازدواجی تعلق کا احترام اور ناجائز جنسی تعلق کی حرمت اسلام کا بنیادی اصول ہے جبکہ کلوننگ میں یہ اصول ٹوٹ جاتا ہے، علمائے دین نے تین بنیادوں پر کلوننگ کو حرام قرار دیا ہے: پہلی بنیاد یہ کہ اللہ نے لوگوں میں امتیاز و فرق رکھا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ 31 ، یہ امتیاز و تشخص کلوننگ میں ختم ہو جاتا ہے۔ دوسری بنیاد یہ کہ اللہ نے اس کائنات میں جوڑے کا نظام رکھا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

(وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا)32 ،(وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ) 33، کلوننگ اس نظام کے خلاف ہے۔

تیسری بنیاد یہ کہ اللہ نے انسانی معاشرے میں خاندان کو معیار بنایا ہے۔ یہ نظام بھی کلوننگ میں باقی نہیں رہتا ہے۔

ڈاکٹر محمد ہیثم خیاط کے مطابق، "استنساخ" (کلوننگ) کا لفظ ذرائع ابلاغ کا پھیلایا ہوا ہے اور چار معنی میں استعمال ہو رہا ہے: 1. باپ کے کسی خلیے کے نیو کلیس کو انڈے میں داخل کیا جاتا ہے جس کے نیو کلیس کو نکال دیا گیا ہو، اور یہ انڈا ماں کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ 2. باپ کے مادہ منویہ اور ماں کے انڈے کی نصف موروثی تھیلیاں مل کر ایک سیل بناتی ہیں، جو ابتدائی مرحلے میں تقسیم ہوتا ہے اور ہر سیل مکمل مخلوق کی شکل میں آنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ 3. انسان کے سیل سے "سلالہ" حاصل کر کے مخصوص ماحول مخصوص طریقہ پر افزائش کی جاتی ہے، یہ عمل مرض کی تشخیص یا علاج کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ 4. کسی جین کو نکال کر علاحدہ کیا جاتا ہے تاکہ بحکم خداوندی مرض دور ہو جائے۔ انسانوں میں ابتدائی دو قسموں کا نمونہ ابھی سامنے نہیں آیا، جبکہ تیسری اور چوتھی قسم پر کام ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب کے مطابق کلوننگ کے تجربات حیوانات و نباتات پر کیے جا سکتے ہیں، لیکن انسانوں پر نہیں۔ احادیث اور قرآن کی تشریحات کے مطابق اللہ نے تمام کائنات کو انسان کے لیے مسخر کیا ہے، مگر تخلیق کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ مولانا صاحب نے مراکش کے سیمینار کو غیر اہم اور خطرناک قرار دیا، جبکہ جدہ کے سیمینار کو قابل توجہ مگر تشنہ پایا، اور اس کی تشنگی دور کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مفتی عزیز الرحمن بجنوری کا بیان ہے کہ انسان کی تخلیق کا طریقہ قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ۔ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ- ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ 34

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ- فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ 35

قرآن میں انسان کے پیدائش کے معروف طریقے کو بیان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ عورت مرد کے لئے باعث سکون ہے، اور کلوننگ کے طریقے سے یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ 36

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کلوننگ طریقہ سے انسان کی پہچان ختم ہو جائے گی، فطرت الٰہی میں فرق آتا ہے، اور کسی کو اس میں تبدیلی کا حق نہیں ہے۔ مفتی حبیب اللہ قاسمی کا بیان ہے کہ سائنس و ٹیکنالوجی کے ارتقانے حیوانات و نباتات کی افزائش کی غیر خلقی صورتوں و شکلوں سے بڑھ کر انسانی تخلیق کی غیر خلقی افزائش کی جو صورتیں پیدا کی ہیں جنکا نام انکی اصلاح میں کلوننگ ہے اسکی جتنی شکلیں ضبط تحریر ہیں وہ سب غیر شرعی ہونے کے ساتھ خالق کائنات کی سنت سے متصادم ہونے کی وجہ سے حرام وناجائز ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

یَهَبُ لِمَن یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَن یَّشَآءُ الذُّکُورَ اَو یُزَوِّجُهُم ذُکرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ-وَیَجعَلُ مَن یَّشَآءُ عَقِیمًا ؕ-37

لہذا ایک مومن کو منصوص و مشروع طریقے پر ازدواجی زندگی گزارنے کے بعد مشیتت باری کا منتظر رہنا چاہیے۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی کہتے ہیں کہ اس مسئلے سے متعلق جدہ اکیڈمی اور مراکش کی سفارشات بڑی حد تک کفایت کرتی ہیں، اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کی توثیق سے بھی کام چل سکتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ گفتگو اور مذاکرے سے نئے نکات بھی سامنے آسکتے ہیں، اور کلوننگ سے بعض انسانی مصالح کی توقع ہو سکتی ہے اسے شریعت اسلامیہ میں مطلق حرام و ممنوع قرار نہ دیا جائے۔ ان کے مطابق کسی تیسرے شخص کی شمولیت مطلق حرام ہے۔ کلوننگ کے زریعے بھانج جوڑا کسی تیسرے کی شمولیت کے بغیر صاحب اولاد ہو سکے تو یہ مستحسن اور پسندیدہ ہے۔ انسانی کلوننگ کی بابت مراکش سیمینار نے درج ذیل فیصلہ دیا: اسلامی فقہ میں جائز ازدواجی رشتہ میں تیسرے فریق کی شمولیت حرام ہے۔ کلوننگ سے فرد کی ذاتی حیثیت، اسکی خصوصیت متاثر ہوگی، محکم سماجی ڈھانچہ بکھر جائے گا، رشتہ و قرابت، نسب اور ان خاندانی ڈھانچوں کی بنیادیں زمین بوس ہو جائیں گی۔ بعض حضرات کی رائے میں انسانی کلوننگ کلی اور جزوی دونوں طور پر حرام ہے جبکہ بعض کا خیال ہے کہ موجودہ یا آئندہ صورتوں میں افادیت ثابت ہو اور شریعت کی حدود میں گنجائش موجود ہو تو ہر شکل کی بابت علاحدہ علاحدہ غور کر کے استثناسات حاصل کئے جاسکیں۔ سیمینار کی نظر میں اس بابت کوئی حرج نہیں کہ معتبر ضوابط کی رعایت کے ساتھ حیوانات اور پودوں کے اندر کلوننگ کی تکنیک اختیار کی جائے۔

انسانی کلوننگ کی بابت انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی جدہ نے درج ذیل فیصلہ دیا: انسانی کلوننگ حرام ہے۔ اگر مزکورہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی چیز وجود میں آتی ہے تو ان حالات کے نتائج کے علاحدہ شرعی احکام دریافت کیے جائیں گے۔ ازدواجی تعلقات کے اندر کلوننگ کی غرض سے تیسرے فریق کی شمولیت حرام ہے۔ جراثیم، باریک جانداروں، پودوں اور حیوانوں کی کلوننگ شرعی ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے جائز ہے۔ اسلامی ممالک سے اپیل ہے کہ ایسے قوانین بنائیں جنکی روسے ماہرین کو انسانی کلوننگ کی ہرگز اجازت نہ ہو۔ اسلامک فقہ اکیڈمی اور المنظمۃ الاسلامیہ للعلوم الطبیہ کی جانب سے کلوننگ پر مطالعہ جاری رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔ علماء دین اور ماہرین پر مشتمل اکسپرٹ کمیٹیاں بنانے کی اپیل کی گئی ہے۔ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے اجلاس منعقدہ ممبئی ۲۴ تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء نے کلوننگ کے مسئلہ پر غور کیا اور درج ذیل تجاویز منظور کیں: انسانی کلوننگ کے سلسلہ میں جو تفصیلات اور صورتیں اب تک سامنے آئی ہیں، ان کے اخلاقی اور سماجی نقصانات کے خطرات کے پیش نظر، کسی بھی طریقہ پر انسانی کلوننگ حرام ہے۔ نباتات و حیوانات میں ایسی کلوننگ جو انسانی مفاد میں ہو اور جو انسان کے لیے دینی، اخلاقی اور جسمانی اعتبار سے مضرت رساں نہ ہو، جائز ہے۔ یہ سیمینار حکومت ہند سے اپیل کرتا ہے کہ ایسے قوانین وضع کیے جائیں جن کی روسے ملکی یا غیر ملکی تحقیقاتی ادارے یا تجارتی کمپنیاں ہمارے ملک کو انسانی کلوننگ کی تجربہ گاہ نہ بنائیں۔ کتاب کے آخر میں مصنف نے کلوننگ کے قدم بہ قدم مراحل کو تصویر کے زریعے بتایا ہے اور اسکے بعد چند متعلقہ اصلاحات کی وضاحت کی ہے۔

6. نقی احمد ندوی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

کلوننگ کا موضوع جدید اس وقت ایک جدید سائنسی تحقیق کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ نباتات کے میدان میں اس موضوع پر کام تو پہلے سے جاری تھا، حیوانات کے اوپر بھی کلوننگ کا عمل کیا جاتا رہا تھا لیکن یہ موضوع اس وقت پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ جب کلوننگ کے زریعہ سے ڈوولی نامی بھیڑ کی پیدائش کا اعلان کیا گیا اور اسکے بعد یہ دعوی کیا جانے لگا کہ جلد ہی کلوننگ کا یہ عمل انسان پر برتا جا سکتا ہے۔ نقی احمد ندوی صاحب نے اس موضووع پر اسلامی نقطہ نظر سے معلومات کو اپنی کتاب "کلوننگ اور اسلام" میں اکٹھا کیا ہے، انہوں نے کلوننگ کے موضوع پر بالخصوص عربی میں لکھی گئ تحریروں سے استفادہ حاصل کیا ہے اور اپنے تجزیے کے ساتھ انہیں کتاب کی شکل دی ہے۔ انکا اپنی کتاب کے بارے میں کہنا ہے کہ:"کلوننگ کے موضوع پر میری یہ کتاب نہ تو کوئی نئ تحقیق پیش کرتی ہے اور نہ ہی سائنٹفک طریقہ پر کلوننگ کا مطالعہ کرتی ہے۔ بلکہ انتہائی سادہ زبان میں سائنسی اصطلاحات سے حتی الامکان دامن بچاتے ہوئے علمی، عملی، قانونی، معاشرتی، دینی اور اخلاقی نقطہ نظر سے کلوننگ کا ایک سرسری مطالعہ پیش کرتی ہے تاکہ سائنس سے نا آشنا حضرات بھی یہ سمجھ سکیں کہ کلوننگ کیا ہے اور اس ٹکنالوجی سے ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کا کتنا فائدہ اور کتنا نقصان ہوگا اور کیوں کر ہوگا؟" 38 یہ کتاب کل ۱۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ جنکو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے علم وراثت اور جینیٹک انجینئرنگ کے تعارف کے بعد خلیہ، کروموسومز، جین ڈی این اے، اور نظام تولید کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کلوننگ کو سمجھنے کے لئے مندرجہ بالا سائنسی اصطلاحات پر ہلکی سی روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ جب کلوننگ پر بات کی جائے تو ان سائنسی اصطلاحوں کے تکرار سے کوئی اجنبیت محسوس نہ ہو۔ اسکے بعد ڈولی کا بایوڈاٹا لکھا گیا ہے اور ڈولی سے پہلے جو سائنسی انکشافات اور تجربات ہوئے ان کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ پھر ڈولی کی کلوننگ پر بات کی گئ ہے۔ نقی احمد صاحب کے مطابق کلوننگ کی تعریف یہ ہے:"کلوننگ کسی جاندار کے بایولوجیکل سسٹم کی کاپی کا نام ہے۔ جس میں نقل اپنے تمام حیاتیاتی وو راثتی اوصاف و خصوصیات میں اپنے اصل کے مشابہ ہوتا ہے۔"39 لفظ Clone یونانی لفظ Klon سے مشتق ہے۔ جسکا معنی ہے۔ کسی جاندار کی نسلیی افزائش۔ مگر علم حیات کی اصطلاح میں اسکا مطلب ہے۔ کسی جاندار کا غیر جنسی طور پر اس طرح پیدا ہونا کہ وہ اپنے اصل کے بالکل مشابہ ہو۔

آکسفورڈ ڈکشنری میں کلون کا معنی یوں درج ہے:

Clone: The decendent of a single plant or animal, produced nonsexually from any one cell,and with exactly the same from as the parent 40

کلوننگ کی دو اقسام ہیں: جنینی کلوننگ (Genetic cloning) اور جسمانی کلوننگ (Somatic cloning) ان دونوں اقسام کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ پھر ڈولی کی کلوننگ کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے: فن لینڈ کی مادہ بھیڑ (Finn Dorsetewe) کے پستان کا ایک خلیہ لیا گیا جسکی عمر چھ سال تھی جسکا نام روزی تھا۔ اس جسمانی خلیہ کی غذائی ضروریات پانچ فیصد کم کر دی گئ۔ کالے چہرے والی اسکاٹ لینڈ کی نسل کی ایک بھیڑ کا ایک زندہ بیضہ لیا گیا۔ اس بیضہ کا نیوکلیس نکال لیا گیا۔ جسمانی خلیہ کا نیوکلیس نکال کر اسے خالی بیضہ کے پاس ٹیوب میں رکھا گیا اور بجلی کے انتہائی خفیف جھٹکوں کے زریعے دونوں کو ایک دوسرے سے قریب کیا گیا۔ پھر چھ روز کے بعد اس زائگوٹ کو اسکاٹ لینڈ کی کالے چہرے والی ایک تیسری مادہ بھیڑ کے رحم میں ڈال دیا گیا۔ حمل کی مدت پوری ہونے کے بعد ایک ایسی بھیر نے جنم لیا جو سفید چہرے والی فن لینڈ کی بھیڑ کے مشابہ تھی جسکے پستان سے خلیہ لیا گیا تھا۔ چنانچہ ڈولی کی تولید میں نر نے کوئی رول پلے نہیں کیا، بیک وقت صرف تین ماؤں نے اپنا اپنا رول ادا کیا۔ اسکے بعد ایان ویلمٹ کی اصل کامیابی پر روشنی ڈالی گئ ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

ڈولی کی تخلیق سے دنیا بھر میں خوف پھیل گیا کہ اگر اس ٹیکنالوجی کے ذریعے انسانوں کے ڈپلیکیٹ بنائے جانے لگے تو سماجی، سیاسی، اقتصادی، خاندانی، قانونی حیاتیاتی یہاں تک کہ طبعی نظام کی ہر بنیاد ہل جائے گی۔ پوپ، علمائے اسلام، اور قانون ساز سب اس کے خلاف باہر آ گئے۔ امریکہ کے صدر نے انسانی کلوننگ کیلئے حکومت کی طرف سے کسی بھی مالی تعاون سے انکار کیا۔ دنیا بھر میں کانفرنسیں، مذاکرے، اور مجلسیں منعقد کی گئیں۔ ڈاکٹر ایان ویلمٹ نے خود کہا کہ انسان پر اس ٹیکنالوجی کا استعمال غیر انسانی اور غیر اخلاقی عمل ہے اور اقوام متحدہ سے قوانین بنانے کی اپیل کی۔ CNN نے جب امریکہ کے ایک ہزار شہریوں کا سروے کیا تو پتہ چلا کہ 80 فیصد سے زائد لوگ انسانی کلوننگ کے خلاف ہیں۔ مختلف ممالک جیسے اٹلی، برطانیہ، فرانس، پرتگال، چین، جاپان، اور جرمنی نے انسانی کلوننگ پر پابندیاں عائد کیں۔ WHO نے بھی انسانی کلوننگ کی مخالفت کی لیکن حیوانات کی کلوننگ کے فوائد کو تسلیم کیا۔ اپریل ۱۹۹۷ کی شروعات میں بیس یورپی ممالک نے انسانی کلوننگ کے متعلق ایک معاہدہ پر دستخط کیے۔

ڈولی پر کلوننگ کی تکنیک کی کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ بلاشبہ انسان کی کلوننگ کی جا سکتی ہے۔ ڈاکٹر ایان ویلمٹ نے ڈولی کی کلوننگ کے فوراً بعد یہ کہا تھا کہ روزلین انسٹیٹیوٹ دو سال میں انسان کی کلوننگ کر سکتا ہے۔ مگر عام طور پر سائنسدانوں کا خیال ہے کہ اس جدید ٹیکنالوجی کو انسان کی کلوننگ کرنے میں کم از کم پندرہ بیس سال لگ جائیں گے۔ ڈاکٹر پیٹرک ڈکسن کہتے ہیں کہ انسانی کلوننگ ہو کر رہے گی۔ کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ جب کوئی ٹیکنالوجی جانوروں پر آزمائی جاتی ہے وہ بالآخر انسان پر ضرور آزمائی جاتی ہے۔ کلوننگ کی ٹیکنالوجی کے مزید ترقی کرنے سے سب سے زیادہ فائدہ اعضا کی پیوندکاری کے شعبہ میں ہو گا۔ جس انسان کے عضو کی تبدیلی کی ضرورت ہو گی، اسی انسان کے عضو سے ایک دوسرا عضو کلوننگ کے ذریعے پیدا کیا جا سکے گا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کلوننگ کے ذریعے پیدا شدہ انسان کے اعضا Spare parts کا کام دیں گے اور کلون شدہ آدمی کی حیثیت ایک Universal donor کی ہو گی جو عملی اور علمی دونوں اعتبار سے غلط ہے۔ ماہرین نے جانوروں کے اندر انسانی جین داخل کرنے کا بھی کامیاب تجربہ کیا ہے۔ اس تجربے سے انسانی جسم کے اندر حیوانوں کے اعضا کی پیوندکاری کرنے کی توقع کی جا رہی ہے۔ لیکن جہاں ساری مشکلات ختم ہونے اور ایک نئی سمت ملنے کی توقع ہے وہاں اس تشویش کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس عمل سے جانوروں کی خطرناک بیماریاں نوع انسانی کے اندر منتقل ہو جائیں۔ بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی ہے کہ مردہ کی کلوننگ کا مطلب یہ ہے کہ بعینہٖ اسی جانور کو سائنسی طریقہ پر دوبارہ زندہ کر دیا جائے۔ لیکن اصل میں مردہ کی کلوننگ بھی اسی طرح کی جاتی ہے جس طرح زندہ جاندار کی کی جاتی ہے۔ یعنی پیدا ہونے والا بچہ مردہ جاندار نہیں ہوتا بلکہ اسکا جڑواں ہوتا ہے۔ مردہ جاندار کی کلوننگ کیلئے درج ذیل حالت کا پایا جانا ضروری ہے: مردہ جاندار کی کلوننگ کیلئے ضروری ہے کہ متوفی کی موت پر زیادہ سے زیادہ دس گھنٹے گزرے ہوں۔ اگر اس مدت میں متوفی کے جسم کا خلیہ لے لیا گیا تو متوفی کی کلوننگ ممکن ہے۔ اور اگر اس خلیے کو سائل نائٹروجن میں صفر ڈگری کے نیچے درجہ حرارت پر محفوظ کر دیا جائے تو جتنی مدت بعد آپ چاہیں اس منجمد خلیہ سے متوفی کی کلوننگ کر سکتے ہیں۔ انسان کی شخصیت کی تشکیل کا جہاں تک تعلق ہے وہ صرف ماحول اور گردوپیش کے اثرات و محرکات پر منحصر ہوتا ہے۔ چنانچہ انسان کی کلوننگ میں ایک انسان کا ہم شکل تو پیدا کیا جا سکتا ہے مگر اسکے اصل کی شخصیت کی کلوننگ نہیں کی جا سکتی۔ **41**

انسانی کلوننگ کے مخالفین درج ذیل دلیلیں پیش کرتے ہیں: کلوننگ انسانی عزت و شرف کی توہین ہے، کلوننگ کے ذریعے انسان پیدا کرنا خدا کے فطری اصول افزائش کی خلاف ورزی ہے، کلون شدہ افراد احساس کمتری کا شکار رہیں گے، جو سماجی مسائل کو جنم دے گا، مفاد پرست افراد کلوننگ کا غلط استعمال کر سکتے ہیں مثلاً غلامی یا جنگ کے مقاصد کے لیے، کلون شدہ افراد کے ظہور سے سماج میں ایک نیا طبقہ وجود میں آئے گا، جو نئی معاشی و سماجی مشکلات کا سبب

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2 2024

بنے گا، کلوننگ کی ٹیکنالوجی مہنگی ہے جو صرف دولت مند طبقہ استعمال کر سکے گا، کلوننگ سے پیدا شدہ افراد میں خطرناک امراض جیسے کینسر کا اسی فیصد امکان رہے گا، اس ٹیکنالوجی سے انفرادی تشخص کو خطرہ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی ڈاکٹر کسی بھی شخص کا کلون بنا سکتا ہے، کلوننگ ازدواجی و خاندانی نظام کو منہدم کر سکتی ہے، ہم شکل افراد سے قانونی مسائل، جیسے چوری اور قتل، بڑھ سکتے ہیں، نر و مادہ کے زریعے پیدا ہونے والی نسل حیاتیاتی اعتبار سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ اور اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی (انڈیا) نے انسانی کلوننگ کو حرام قرار دیا ہے اور حکومتوں سے مکمل پابندی کی اپیل کی ہے۔ کلوننگ کے درج ذیل فوائد ہیں: کلوننگ سے ایسے جانوروں کا تحفظ کیا جائے گا جنکی نسل دن بدن ختم ہوتی جارہی ہے۔ جنیٹک انجینئرنگ سے اعلیٰ نسل کے حیوانات تیار کیے جارہے ہیں جن سے مستقبل میں خوراک کے مسائل حل ہوں گے۔ زیادہ دودھ، گوشت اور اون دینے والے حیوانات پیدا ہونے سے جہاں ہمیں فائدہ ہوگا وہیں مختلف حیوانات کے وراثتی مادہ میں تبدیلی کر کے بہت سی بیماریوں کے علاج میں مدد ملے گی اور انکے جسم میں انسانی اعضا پیدا کیے جاسکیں گے۔ کلوننگ کے ذریعے بھانج پن کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کلون شدہ جانور زیادہ صحت مند، بیماریوں سے پاک اور مخصوص صفات کا حامل ہو گا۔ مویشیوں کے DNA میں تبدیلی کر کے مخصوص انسانی پروٹین والا دودھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خراب خلیوں کو درست کیا جا سکتا ہے۔ Parkinson اور دیگر بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ کسی مخصوص خلیے سے کوئی دوسرا مخصوص خلیہ بنایا جاسکتا ہے۔ اسکے بعد اس صدی کے سب سے عظیم انقلاب بایو ٹکنالوجی کے مثبت و منفی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پھر امریکہ کے عظیم الشان عالمی پروجیکٹ انسانی جینوم پروجیکٹ کی خوبیوں اور خامیوں سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد تحریک یوجینیا پر ہلکی سی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سے قاری کو ہلکا سا اندازہ ہو جائے گا کہ علم حیات کا یہ نیا شعبہ اس نئی صدی میں کیا کچھ گل کھلائے گا اور اس ٹکنالوجی کے استعمال میں ایک چھوٹی سی لغزش پوری نوع انسانی کو کہاں لا کھڑا کرے گی۔

حوالہ جات

1۔ شکوری، عبدالرؤف، ڈاکٹر، کلوننگ ایک تعارف، اردو سائنس بورڈ، ۲۹۹ اپر مال لاہور، ص:28

2۔ شکوری، عبدالرؤف، ڈاکٹر، کلوننگ ایک تعارف، اردو سائنس بورڈ، ۲۹۹ اپر مال لاہور، ص:53

3۔ شکوری، عبدالرؤف، ڈاکٹر، کلوننگ ایک تعارف، اردو سائنس بورڈ، ۲۹۹ اپر مال لاہور، ص:122

4۔ نعمت اللہ، مفتی، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مشمولہ المباحثاالاسلامیہ، المرکز الاسامی، بنوں، ص:30

5۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:7

6۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:23

7۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:27

8۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:24

9۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:25

10۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:29

11۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:73

12۔ شاہتاز، نوراحمد، ڈاکٹر، کلوننگ، اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۷۷۷۷، گلشن اقبال، کراچی، ص:107

13۔شاہتاز،نوراحمد،ڈاکٹر،کلوننگ،اسکالرزاکیڈمی پوسٹ بکس نمبر۷۷۷۷۱،گلشن اقبال،کراچی،ص:109

14۔النسأ119:4

15۔شاہتاز،نوراحمد،ڈاکٹر،کلوننگ،اسکالرزاکیڈمی پوسٹ بکس نمبر۷۷۷۷۱،گلشن اقبال،کراچی،ص:121

16.شاہتاز،نوراحمد،ڈاکٹر،کلوننگ،اسکالرزاکیڈمی پوسٹ بکس نمبر۷۷۷۷۱،گلشن اقبال،کراچی،ص:128

17۔شاہتاز،نوراحمد،ڈاکٹر،کلوننگ،اسکالرزاکیڈمی پوسٹ بکس نمبر۷۷۷۷۱،گلشن اقبال،کراچی،ص:132

18۔شوکانی،محمد شوکت،ڈاکٹر،کلوننگ کا شرعی حکم اسلام اور جدید میڈیکل سائنس،مکتبہ دانیال،جلال دین ہسپتال،اردو بازار،لاہور،ص:18

19۔شوکانی،محمد شوکت،ڈاکٹر،کلوننگ کا شرعی حکم اسلام اور جدید میڈیکل سائنس،مکتبہ دانیال،جلال دین ہسپتال،اردو بازار،لاہور،ص:95

20۔شوکانی،محمد شوکت،ڈاکٹر،کلوننگ کا شرعی حکم اسلام اور جدید میڈیکل سائنس،مکتبہ دانیال،جلال دین ہسپتال،اردو بازار،لاہور،ص:47

21۔طفیل ڈھانہ،بگ بینگ سے کلوننگ تک،فکشن ھاؤس،18۔مزنگ روڈ،لاہور،ص:7

22۔طفیل ڈھانہ،بگ بینگ سے کلوننگ تک،فکشن ھاؤس،18۔مزنگ روڈ،لاہور،ص:164

23۔طفیل ڈھانہ،بگ بینگ سے کلوننگ تک،فکشن ھاؤس،18۔مزنگ روڈ،لاہور،ص:167

24۔طفیل ڈھانہ،بگ بینگ سے کلوننگ تک،فکشن ھاؤس،18۔مزنگ روڈ،لاہور،ص:172

25۔الواقعہ59:56

26۔ قاسمی، مجاہد الاسلام، قاضی، جدید سائنسی ٹیکنیک۔ کلوننگ، اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)،۱۶۱۔ایف، جوگابائی، جامعہ نگر، پوسٹ بکس ۹۷۴۶، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵،ص:12

27۔ قاسمی، مجاہد الاسلام، قاضی، جدید سائنسی ٹیکنیک۔ کلوننگ، اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)،۱۶۱۔ایف، جوگابائی، جامعہ نگر، پوسٹ بکس ۹۷۴۶، نئی دہلی۔۱۱۰۰۲۵،ص:25

28۔الاعراف54:7

29۔الزمر62:39

30۔الرعد16:13

31۔فاطر28:35

32۔النبا8:78

33۔الزاریات49:51

34۔المؤمنون12,13,14:23

35۔الاعراف189:7

36۔الحجرت13:49

37۔الشوریٰ42:49,50

38۔ندوی، نقی احمد، کلوننگ اور اسلام، مرکز برائے معزور اطفال جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵، ص:14

39۔ندوی، نقی احمد، کلوننگ اور اسلام، مرکز برائے معزور اطفال جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵، ص:58

40۔ندوی، نقی احمد، کلوننگ اور اسلام، مرکز برائے معزور اطفال جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵، ص:59

41۔ندوی، نقی احمد، کلوننگ اور اسلام، مرکز برائے معزور اطفال جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۲۵، ص:98